The House reassembled after Lunch at twelve minutes past two of the Clock —**The Vice Chairman (Miss Saroj Khaparde)** in the Chair.

THE MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY BILL, 1995—CONTD.

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): We take up further consideration of the Maulana Azad National Urdu University Bill, 1995. Dr. Jagannath Mishra—not present; Shri Saifulla—not present; Shri Mohd. Azam Khan—not present; Shri Suresh A. Keswani—not present. Shri Mohd. Masud Khan.

श्री मोहम्मद मसूद खान (उत्तर प्रदेश): मैडम, मौलाना आजाद नेशनल उर्दू युनिवर्सिटी बिल जो आया है, उसकी मैं भरपूर ताईद करता हूं और इसकी भी ताईद करता हूं कि इसकी स्थापना हैदराबाद में हो रही है। हैदराबाद में बहुत पहले उस्मानिया युनिवर्सिटी ने इस सिलसिले में काफी काम किया था। शायद अब उसका रूप बदल गया है। लेकिन जो पिछली इन्फोर्मेशन मेरी उसके एतबार से बहुत ज्यादा काम हुआ था और उस काम को आगे बढ़ाने में इससे बड़ी मदद मिलेगी। मैडम, सबसे कठिन काम इसमें जो है, वह कोर्स को तैयार करना और टेक्नीकल बातों को लेना है इसमें कोई शुबहा नहीं है कि उर्दू जुबान जो है वह मुख्तलिफ जुबानों की टेक्नीकल बातों को उसी अंदाज में ले लेती है। मगर इसमें एक चीज मैं बताना चाहता हूं कि अगर इसमें वाकई इल्मी काबिलियत के लोग आप नहीं रखेंगे तो यह काम नहीं हो सकेगा। मैं और ईश दत्त यादव एक मर्तबा कलकत्ता गए। हम बाजार में घूम रहे थे। दुकानदारों ने समझ लिया कि हम लोग जंगला नहीं जानते। उनमें एक ने बड़े अच्छे अंदाज में कहा कि "चाहे टेक चाहे न टेक जरा सी तो सही"। कहीं इस किस्म का कोर्स वहां के लिए न बन जाए। कोर्स की तैयारी के वास्ते जब तक अच्छे, तालीमयाफ्ता और आला काबिलियत के लोग नहीं रखे जायेंगे तो कोर्स को तैयार करना बड़ा मुश्किल हो जाएगा, टेक्नीकल लफ्जों को लेना बहुत मुश्किल हो जाएगा। इसमें कोई शुबहा नहीं कि यह युनिवर्सिटी कामयाब उसी वक्त हो सकती है जब कि उर्दू की तालीम शुरू से हो। कोई दर्जा पांच में जाकर वहां दाखिल तो करेगा नहीं और अगर करेगा तो कितने लोग दाखिला करवायेंगे? तो जब तक इफ्तिदाई दरजात से उर्दू की तरक्की नहीं होगी तब तक यह युनिवर्सिटी कामयाब नहीं हो सकती। इफ्तदाई दरज़ात की पोज़ीशन यह है कि हम लोगों के ज़िले में एक उर्दू मीडियम स्कूल है लेकिन मुश्किल से वहां कोई टीचर उर्दू जानने वाला है। लेकिन नाम है उसका उर्दू मीडियम स्कूल। अब की दफा तो एक अजीब लतीफा हुआ। मैं अपने गांव में गया। एक रिटायर्ड टीचर मुझे मिले। मुझ से पूछने लगे कि बाबू क्या यह गुजराल साहब वही हैं जो एक कमेटी बनी थी जिसके वह हैड थे। हमने कहा हां, वही हैं। तो कहने लगे कि अब तो गुजराल कमेटी पर अमल दरामद होगा क्योंकि अब तो वह मिनिस्टर हो गये हैं। हमने कहा कि बड़ी अच्छी बात है। लेकिन फिर वह टीचर कहने लगे कि 20-25 साल पहले की कमेटी निकलेगी तो कहीं सरकार यह न कहे कि फिर से एक कमेटी बैठाई जाए। 10 साल उसमें चलें और फिर नये सिरे से कमेटी की रिपोर्ट आवे। तो इस तरह से अगर यूनीवर्सिटी को घुमाना है तो इससे तो सह-लिसानी फार्मूला बड़ा अच्छा था। उस फार्मूले पर अगर वाकई अमल हो तो शुरू से ले कर हमको लड़के मिलेंगे पढ़ने के वास्ते उस यूनिवर्सिटी में। मेरी आपके माध्यम से मंत्री जी से यह गुज़ारिश है कि इस बात का भी ख्याल रखा जाए कि वाकई वह जिस दर्जे से यूनीवर्सिटी को चलाने वाले हैं उस दर्जे के लड़के हिन्दुस्तान में पैदा होते हों, निकलते हों। उसमें अगर कोई कमी है तो उस कमी को दूर करें। उर्दू किसी एक फ़िरके की जुबान नहीं है। हिन्दू, मुसलमान, सिख, ईसाई सब की ज़बान है। सब से ज्यादा अच्छा शेर जब मैं पढ़ता हूं तो मुझे वह हिन्दू शोरा से मिलते हैं। आज भी इस शेर का और चकबस्त कोई जवाब नहीं है।

दर्दे दिल, पास-ए-वफ़ा, जज्बा-ए-इसां होना,
आदमियत है यही और यही इसां होना।

इसका कोई जवाब नहीं है। फ्लस्फा भी उनके यहां है।

ज़िन्दगी क्या है अनासिर के ज़हूरे तरतीब,
मौत क्या है, इन्हीं अजज़ाह का परेशां होना।

यह चकबस्त है। इसी तरह से बहुत से शोरा दूसरे मज़हब के उर्दू के हैं। उर्दू जितनी प्यारी ज़बान है, हर कौम की ज़बान है। यह किसी एक फिरके की ज़बान नहीं है। कुछ गड़बड़ियां होने की वजह से इसमें थोड़ी कमी ज़रूर आ गई लेकिन अपनी इस लोच की वजह से इस ज़बान के तगज्जुल और तरन्नुम की वजह से यह ज़बान अभी तक ज़िंदा है और अपनी मिठास की वजह से ज़िंदा है। इसमें कोई शुबहा नहीं कि सरकार का, देर आयाद दुरुस्त आयाद, यह कदम बहुत ही काबिले

تاریف ہے اور اس پر پورے طور سے دھیان دیں۔ جہاں تک کورس کی ترتیب کا سوال ہے، میں اسسے قطعی پریشان نہیں ہوں۔ ظاہر بات ہے کہ شروع میں کٹھنائی ہوگی، شروع میں دشواری ہوگی لیکن اگر ہمارا منزل کی طرف رخ ہے، ہم منزل کی طرف چلیں گے تو منزل ہم کو ملیگی۔ اسمیں ہماری جو منشا ہے اس منشا کو پانے کے واسطے ہم چلیں گے تو اسمیں کوئی شبہہ نہیں کہ یہ منشا پوری ہوگی۔ ان سب چیزوں کو کہنے کے بعد میں پھر سے آپکے ماڈیم سے منتری جی سے یہ کہنا چاہونگا کہ وہ ان باتوں کا خیال رکھیں۔ اسکا کورس اچھا بنائیں، تالیم اچھی ہو اور تالیم یافتہ لوگ اسمیں ہوں، اعلیٰ قابلیت کے لوگ ہوں اور کسی طرح سے اعلیٰ قابلیت اور تالیم یافتہ لوگ اسمیں سے نکلیں۔ اتنا کہنے کے بعد میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ شکریہ۔

اشفاق محمد مسعود خاں (اتر پردیش): میڈم۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی بل جو آیا ہے۔ اسکی میں بھرپور تائید کرتا ہوں اور اسکی بھی تائید کرتا ہوں اسکی اسٹھاپنا حیدرآباد میں ہو رہی ہے۔ حیدرآباد میں بہت پہلے عثمانیہ یونیورسٹی نے اس سلسلہ میں کافی کام کیا تھا۔ شاید اب اسکا روپ بدل گیا ہے۔ لیکن پہلی انفارمیشن جو میری ہے اسکے اعتبار سے بہت زیادہ کام ہوا تھا۔ اور اس کام کو آگے بڑھانے میں اس سے بڑی مدد ملیگی۔ میڈم۔ سب سے کٹھن کام اسمیں جو ہے وہ کورس کو تیار کرنا اور ٹیکنیکل باتوں کو لینا ہے اسمیں کوئی شبہہ نہیں ہے کہ اردو زبان جو ہے وہ مختلف زبانوں کی ٹیکنیکل باتوں کو اسی انداز میں لے سکتی ہے۔ مگر اسمیں ایک چیز میں بتانا چاہتا ہوں کہ اسمیں واقعی علمی قابلیت کے لوگ آپ نہیں دیکھینگے تو یہ کام نہیں ہو سکیگا۔ میں اور ایشور دت یاد وصاحب ایک مرتبہ کلکتہ گئے۔ ہم بازار میں گھوم رہے تھے۔ دو کاندلاروں نے سمجھ لیا ہم بنگلہ نہیں جانتے۔ انمیں ایک نے بڑے اچھے انداز میں کہا کہ "جا ہے ٹیک جا ہے نہ ٹیک ذرا سی تو صحیح"۔ کہیں اس قسم کا کورس وہاں کیلئے نہ بن جائے۔ کورس کی تیاری کے واسطے جب تک اچھے تعلیم یافتہ اور اعلیٰ قابلیت کے لوگ نہیں رکھے جائینگے۔ تو کورس کو تیار کرنا بڑا مشکل ہو جائیگا۔ ٹیکنیکل لفظوں کو لینا بہت مشکل ہو جائیگا۔ اسمیں کوئی شبہہ نہیں کہ یہ یونیورسٹی کامیاب اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ اردو کی تعلیم شروع سے ہو۔ کوئی درجہ پانچ میں جاکر وہاں داخل تو کریگا نہیں اور کریگا تو کتنے لوگ داخلہ کروائینگے۔ تو جب تک ابتدائی درجات سے اردو کی ترقی نہیں ہوگی تب تک یہ یونیورسٹی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ ابتدائی درجات کی پوزیشن یہ ہے کہ ہم لوگوں ضلع میں ایک اردو اسکول ہے لیکن مشکل سے وہاں کوئی ٹیچر اردو جاننے والا ہے۔ لیکن نام ہے اسکا اردو میڈیم اسکول۔ اب کی دفعہ تو ایک

سے زیادہ اچھا شعر جب میں پڑھتا ہوں تو مجھے وہ ہندو شعرا ملتے ہیں۔ آج بھی اس شعر کا اور چکبست کا کوئی جواب نہیں ہے۔

درد دل۔ پاس وفا۔ جذبۂ ایمان ہونا۔
آدمیت ہے یہی اور یہی انسان ہونا۔

اسکا کوئی جواب نہیں ہے۔ فلسفہ بھی اتنے یہاں ہے۔

زندگی کیا ہے عناصر کے ظہور ترتیب۔
موت کیا ہے۔ انہیں اجزا کا پریشاں ہونا۔

یہ چکبست ہے۔ اسی طرح سے بہت سے شعرا دوسرے مذہب کے اردو کے ہیں۔ اردو جتنی پیاری زبان ہے۔ یہ کسی ایک فرقے کی زبان نہیں ہے۔ ہر قوم کی زبان ہے۔ کچھ مگر بڑیاں ہونے کی وجہ سے اسمیں تھوڑی سی کمی ضرور آگئی ہے لیکن اپنی اس لوچ کی وجہ سے اس زبان نے تغزل اور ترنم کی وجہ سے یہ زبان ابھی تک زندہ ہے اور اپنی مٹھاس کی وجہ سے زندہ ہے اسمیں کوئی شبہہ نہیں کہ سرکار کا قدیر ایوارڈ دست آویز یہ قدم بہت ہی قابل تعریف ہے اور اس پر پورے طور سے دھیان دیں۔ جہاں تک کورس کی نسبت کا سوال ہے میں اس سے قطعی پریشان نہیں ہوں ظاہر بات ہے کہ شروع میں تکشنائی ہوگی۔ شروع میں دشواری ہوگی لیکن اگر ہمارا منزل کی طرف رخ ہے ہم

عجیب لطیفہ ہوا۔ میں اپنے گاؤں میں گیا۔ ایک ریٹائر ٹیچر مجھے ملے۔ مجھسے پوچھنے لگے کہ بابو کیا یہ مجرال صاحب وہی ہیں۔ جو ایک کمیٹی بنی تھی جسکے وہ ہیڈ تھے۔ ہم نے کہا ہاں۔ وہی ہیں۔ تو پوچھنے لگے کہ اب تو مجرال کمیٹی پر عمل درآمد ہوگا۔ لیکن فلحال تو وہ منسوخ ہو گئے ہیں۔ ہم نے کہا کہ بڑی اچھی بات ہے۔ لیکن پھر وہ ٹیچر کہنے لگے۔ کہ بیس پچیس سال پہلے کی کمیٹی کی رپورٹ نکلیگی تو ہمیں سرکار یہ نہیں کہے کہ پھر سے ایک کمیٹی بٹھائی جائے۔ دس سال اسمیں چلیں اور پھر نئے سرے سے کمیٹی کی رپورٹ آوے۔ تو اس طرح سے اگر یہ نیشنل کو سمجھانا ہے تو اس سے تو سہ لسانی فارمولا بڑا اچھا تھا۔ اس فارمولے پر اگر واقعی عمل ہو تو شروع سے بچہ اپنے گھر کے ماحول سے اپنی مادری زبان پڑھنے کے واسطے اس یونیورسٹی میں۔ میری اپنے ماد وحیم سے مشتری جی سے یہ گزارش ہے کہ اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ واقعی وہ جس درجے سے یونیورسٹی کو چلانے والے ہیں اس درجے کے لڑکے ہندوستان میں پیدا ہوتے ہوئے نظر آتے ہوں۔ اسمیں اگر کوئی کمی ہے تو اسکی کمی کو دور کریں۔ اردو کسی ایک فرقے کی زبان نہیں ہے۔ ہندو مسلمان سکھ۔ عیسائی۔ سب کی زبان ہے۔ سب

منزل کی طرف چلیں گے تو منزل ہم کو ملیگی۔ اسمیں بھادی جو منشا ہے اس منشا کو پانے کے واسطے ہم چلینگے تو اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ یہ منشا پوری ہوگی۔ ان سب چیزوں کو کہنے کے بعد میں پھر سے آپکے مادھیم سے منتری جی سے یہ کہنا چاہونگا کہ وہ ان باتوں کا خیال رکھیں۔ اسکا کورس اچھا بنایئں۔ تعلیم اچھی ہو۔ اور تعلیم یافتہ لوگ اسمیں ہوں۔ اعلیٰ قابلیت کے لوگ ہوں اور اسی طرح سے اعلیٰ قابلیت اور تعلیم یافتہ لوگ اسمیں سے نکلیں۔ اتنا کہنے کے بعد میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ شکریہ۔]

उपध्यक्ष (कुमारी सरोज खापर्डे): धन्यवाद खान साहब। केसवानी जी।

SHRI SURESH A. KESWANI (Maharashtra): Thank you, Madam., On the eve of the independence of this country, we partitioned this country on religious lines. As a result, we heaped enormous sufferings on the people who were compelled to migrate. Who were the victims of this religious partition of the country? The people who paid the price for the independence of this country by blood and tears and by the loss of their hearth and homes. It were those Mohajirs, as Bakhtji rightly said yesterday, who never got what they were looking for. It were we Sindhis who have never been able to get any political right commensurate with the size or our population of 65 lakhs because we became landless and refugees and compelled to spread throughout the country.

This, however, is, neither the time nor the place to raise those issues. In the post-partition era, just what did we do? We divided this country once again by creating linguistic States thereby reversing the forces of national integration from centripetal movement started by Gandhiji to centrifugal directions of communal divide. We divide ourselves on petty issues like linguistic States....

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): Mr. Keswani, I hope you are speaking on the Maulana Azad Urdu University.

SHRI SURESH A. KESWANI: Madam, I am coming to that point. What have we achieved? We are now experiencing the growing regionalism which was bound to be the natural offspring of linguistic realignment. We are now going to do further division of the population by setting up separate universities for each language the objects of which are totally parochial and narrow. Do we want to produce more unemployed youngsters? And we have had the audacity to associate the name of a colossus of a man who was an epitome of secularism with the creation of an institution which stings of parochialism. With such a parochial and lowly act, I really wonder when we are going to realise the meaning of "University" which by definition means a universal phenomenon, a place for learning at higher levels. Establishment of a university is primarily aimed at promoting enquiry and research and scholarship into the basics of the humanities, sciences, physics, mathematics, electronics or a host of other subjects. Setting up a university for the higher level of learning of any one or more of our languages and literature presupposes prior existence of institutions which are an apparatus for research in the quality of human existence and intellectual analysis of history and growth of a particular society. Such institutions, be they colleges or faculties or departments of a university for advanced studies grow into a university with the passage of time. It is very unfortunate that we now live in an advanced world of 'fast forward'.

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): Mr. Keswani, before you conclude, I just would like to know whether you are speaking on the Maulana Azad National Urdu University or what.

SHRI SURESH A. KESWANI: Yes, I am talking about the Urdu University.

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): But, you are not mentioning anything.

SHRI SURESH A. KESWANI: This type or universities are created by Acts of Parliament. Are we in the process of bringing these institutions down to appeasement of a religious minority? And to add insult to injury, we are associating with it the name of a great genious and mountain of a man, Maulana Abul Kalam Azad.

Urdu language has had a long cultural history. It was never the language of only one minority community. The study of the birth, growth and spread of this language gives us a bird's eyeview on the human existence and growth of their traditions and habits, culture and institutions in this sub-continent. While one does not wish to come in the way of promotion of an institution for advanced learning of Urdu, I extend my support tc this Bill with the same sentiments as expressed by Shri Sikander Bakhtji Thank You.

श्री मोहम्मद सलीम (पश्चिम बंगाल): मैडम वाइस चेयर परसन, मेरी पार्टी की तरफ से मैडम चन्द्रकला पांडेय ने इस बहस में हिस्सा लिया था। लेकिन मौलाना आजाद जो उर्दू, यूनिवर्सिटी, राष्ट्रीय विश्व-विद्यालय के बारे में यह चर्चा हो रही है, मैं समझता हूं कि मैं भी दो चार बातें आपकी इजाजत से इसमें बोल सकता हूं। अभी मैं अपने विद्वान साथी की बात को सुन रहा था तो दरअसल पहली गलतफहमी यह है कि उर्दू के साथ मजहब पैरोकिएलिज्म और बहुत-सी चीजों को जोड़ दिया गया। मैं तो समझता हूं कि दुनिया के इस हिस्से में सबसे ज्यादा बदनसीबी अगर किसी के साथ हुई, पूरे कांटीनेंट में हुई, तो वह उर्दू जुबान है और अभी उर्दू विश्वविद्यालय के बारे में जो विधेयक मंत्री महोदय लाए हैं, इस से सब नाइंसाफी खत्म हो जाएगी, बदनसीबी खत्म हो जाएगी, ऐसी उम्मीद हमें तो नहीं है। लेकिन यह मामला बहुत रोज से चल रहा है कि एक विश्वविद्यालय होना चाहिए। मैं इस विधेयक का समर्थन करता हूं। जब तमाम हिंदुस्तानी जुबान के अंदर अंग्रेजी के अलावा, हायर एजुकेशन के बारे में, तालीम हो यह बात आई तो उर्दू पहली जुबान थी जिस में साइंस, मेडिकल साइंस या इंजीनियरिंग और दूसरे जो बाकी तमाम विषय हैं, वह उर्दू में पढ़ाए जाते थे। मैडम, मैं कलकत्ता से आता हूं और हिंदुस्तान का पहला मेडिकल कॉलेज जो कलकत्ता में है, उस में अपार्ट फ्राम इंग्लिश जिस हिंदुस्तानी जुबान में मेडिकल साइंस पढ़ाई गई, वह थी उर्दू। मैडम मैं गौरव के साथ कहता हूं कि फिर कलकत्ता से, कराची से नहीं, कलकत्ता से जो प्रोफेसर्स थे, बुक राइटर्स थे, उन को आगरा और लाहौर भेजा गया कि टैक्स्ट बुक्स को उर्दू में ट्रांसलेट किया जाए, साइंस की किताबों को उर्दू में ट्रांसलेट किया जाए और फिर वहां के कालेजों में भी उर्दू में पढ़ाया जाए, ताकि हिंदुस्तानी, हिंदुस्तानी जुबान में पढ़ सकें और फिर एक यूनिवर्सिटी बने और यह यूनिवर्सिटी लेवल तक चले। मैडम, यह तो पिछली सदी 1825 से मामला चल रहा था और उस्मानिया यूनिवर्सिटी हैदराबाद में इस सदी के शुरुआत से 1950 तक, आजादी के तीन साल बाद तक, तमाम सब्जैक्ट्स उर्दू में पढ़ाए जाते थे। हमारे बहुत से पुराने सदस्य जो ग्रेजुएट और पोस्ट-ग्रेजुएट हैं, वहां से पढ़कर निकले और आजादी के मैदान में व दूसरे नेशनल फील्ड्स में रहे।

मैडम, हमारे महा-महिम राष्ट्रपति जी जब इस हाउस के चेयरमैन थे, जब भी ऐसी चर्चा होती थी तो वह कभी लाइटर-वे में हम से उर्दू अल्फाज का अर्थ पूछते थे कि इस बात का मतलब क्या है बताओ? अल्जेब्रा, ट्रिग्नोमेट्री में अल्जेब्रा की जो टर्मिनोलॉजी है, वह कहते हैं कि हिंदुस्तानी जुबान के अंदर अल्जेब्रा सिर्फ उर्दू जुबान में ही सिखाया गया और उस्मानिया यूनिवर्सिटी में ट्रांसलेट किया गया था, लेकिन आज ये सब शब्द, ये सब टर्मिनोलॉजी और ये सब अल्फाज हम भूलते जा रहे हैं बल्कि मैं तो कहता हूं कि 1950 के बाद से वह सब भुलाया गया है। मैडम, अभी हिंदुस्तान की 80 यूनिवर्सिटीज में उर्दू जुबान पढ़ाई जाती है और Language is a vehicle of knowledge लेकिन वह बात उर्दू के लिए नहीं है क्योंकि उर्दू पढ़ायी जाती है तो लोग समझते हैं कि यह उच्च शिक्षा सिर्फ उर्दू जुबान वालों के लिए है। मैडम, उर्दू में गजल लिखना हो,

शायरी करना हो, अफसाने लिखना हो या उर्दू न्यूजपेपर्स में सहाफी का काम करना हो तो उर्दू ऑनर्स पढ़े या उर्दू में एम०ए० पढ़े व्यक्ति को रखा जाता है, लेकिन उर्दू के जरिए जो मॉडर्न साइंस है, जो वोकेशनल नॉलेज है और ज्ञान के क्षेत्र में जो ट्रेमेंडस डवलपमेंट है, उस का दरवाजा खुलना चाहिए या नहीं? आज उर्दू भाषी लोगों की यही बदनसीबी है।

मैडम, आप अच्छी तरह से समझती हैं कि उर्दू जुबान के लोगों की सब से ज्यादा दिक्कत महिलाओं की तालीम की है। उन की शिक्षा का मामला कैसे सुलझेगा? मैं उर्दू को एक सब्जैक्ट नहीं समझता। कोई भी लैंग्वेज सिर्फ एक सब्जेक्ट नहीं है। मैडम, हम लैंग्वेज इसलिए सीखते हैं कि उस लैंग्वेज के जरिए हम और बहुत कुछ सीखना चाहते हैं। मैडम, यहां एक कमेटी बनायी गयी थी, एक एक्सपर्ट कमेटी बनी थी कि उर्दू यूनिवर्सिटी बनायी जाए। ऐसे देखने से तो किसी लैंग्वेज के साथ अगर कोई यूनिवर्सिटी जुड़ जाय तो इसे समझने में बड़ी दिक्कत होती है। फिर हम हिंदी यूनिवर्सिटी विधेयक भी ला रहे हैं, लेकिन हमारे यहां जुबान के साथ एक तारीख जुड़ जाती है। मैडम, दुनिया के किसी दूसरे हिस्स में इतने कांप्लीकेशंस नहीं हैं लैंग्वेज के साथ, लेकिन इस सब-कांटीनेंट में यह मामला टिपीकल है। बहुत से लोग समझते हैं कि उर्दू बोलते ही मुसलमान की बात आ जाती है।

मैडम, इस मुल्क में जब इस्लाम आया तो वह उर्दू ले आया और जब मुसलमान आए तो परशियन ले आए। तो लैंग्वेज इसी तरह से इंटर-एक्शंस से बनती है। अभी ईरान की मजलिस के अध्यक्ष जो यहां हिंदुस्तान में हैं। वह फारसी बोलते हैं। और हम यहां बोलते हैं हिंदी बल्कि बंगला या दूसरी और जो जुबां है तमिल, तेलुगु आदि। कल मैं वहां था, जब बातचीत हो रही थी हमारे अध्यक्ष से उनके अध्यक्ष की, तो बीच में अंग्रेजी में कुछ लोग इंटरप्रेट करते रहे थे। यही तो बदनसीबी हुई क्योंकि अगर सौ साल पहले ऐसा होता, हमारी डेमोक्रेसी में इस ओर ध्यान जाता तो वह फारसी में बोलते और हमारे लोग फारसी में समझते या फिर उर्दू में दोनों का इंटरप्रिटेशन हो जाता। यह मीडियम, जो रूलर्स, जो पीचेस और जो कॉमन पीपुल आफ दिस सबकाण्टीनेण्ट, उनके बीच का जो ब्रिज था वह हिस्सा था उर्दू। उसको बाद में खतम कर दिया गया, उस ब्रिज को तोड़ दिया गया या तोड़ने की कोशिश की गई। उसके लिए बहुत जिम्मेदार हैं जिसके इतिहास में मैं नहीं जा रहा हूं। लेकिन, सवाल यह है, जो मैं माननीय मंत्री महोदय से जानना चाहता हूं कि दूसरी तमाम जो सेंट्रल यूनिवर्सिटी हैं उससे कहीं किसी सूरत से यह यूनिवर्सिटी कम तो नहीं होगी? यह किसी सूरत में दूसरी सेंट्रल यूनिवर्सिटी से कुछ कम नहीं होनी चाहिए।

मैडम, हमारे यहां जे०एन०यू० है, जवाहरलाल नेहरू यूनिवर्सिटी, अलीगढ़ यूनिवर्सिटी, तमाम दूसरी सेंट्रल यूनिवर्सिटी हैं, जिनका अपना एक मोडल एक्ट है। उसका एक्सपीरिएंस आपका है, उसमें कुछ सुधार करके कुछ नयापन लाकर आप एक बिल ला सकते थे, जो किसी से कम नहीं होना चाहिए था। अभी रहमान साहब का एक अमेण्डमेंट है। मैंने उनसे पूछा कि यह अमेंडमेंट कहां से निकला। कहते हैं कि जे०एन०यू० के एक्ट में यह है। अगर जे०एन०यू० में है अधिकार के बारे में तो आपको क्या दिक्कत है लाने में? मौलाना आजाद राष्ट्रीय स्तर के नेता थे और जवाहरलाल नेहरू से उनका कोई फर्क नहीं करते हैं तो फिर जवाहरलाल नेहरू विश्वविद्यालय और मौलाना आजाद विश्वविद्यालय में ऐसा फर्क क्यों? इसको जरा आपको ठीकठाक करना चाहिए।

मैडम, दूसरी बात, मंत्री महोदय से हम यह गुजारिश करेंगे कि एक्सपर्ट कमेटी की जो रिकमण्डेशन थीं, जिसमें बहुत से लोगों से एवीडेन्स लिए गए थे और रिकमण्डेशन बनी थीं, जब इस बिल में हम देखते हैं तो पाते हैं कि एक्सपर्ट कमेटी की उन सभी रिकमंहडेशन्स को माना नहीं गया है। जो मकसद, जो स्ट्रक्चर इसके बारे में एक्सपर्ट कमेटी ने बनाया था और अपनी रिपोर्ट 1993 में दी थी पिछली हुकूमत के दौरान, उसकी रिकमेंडेशन, वह सब नहीं ली गई। हमने स्टेंडिंग कमेटी में भी चर्चा की थी। हमारी आपसे यह गुजारिश है

"Please refer to the recommendations made by the Expert Committee on the establishment of the Urdu University and, if necessary, make relevant amendments." उसको मोडिफाई कीजिए। दिक्कत यह है कि हुकूमत बदलती है, नजरिया भी बदल जाता है, लेकिन विधेयक जो है वह वही रहता है क्योंकि जो अफसर लोग बैठे हैं वह वहीं रहते हैं। मंत्री महोदय, एच०आर०डी० कमेटी है, यह स्टेंडिंग कमेटी जब अपनी रिपोर्ट बनाकर पार्लियामेंट में ले आई तो हुकूमत बदलने के बाद भी जो कुछ पुरानी रिपोर्ट स्टेंडिंग कमेटी ओन एच०आर०डी० की थीं, उनको थोड़ा रेफर करना था और एक्सपर्ट कमेटी की रिपोर्ट को भी देखना था। आप भी उर्दू के चाहने वाले हैं। आप कर्नाटक से आते हैं। उत्तर भारत में और पश्चिम भारत में उर्दू के साथ थोड़ा

भेदभाव हुआ, लेकिन दक्षिण भारत में या पूर्वी भारत में उतना नहीं हुआ। इसे हम गौरव के साथ कहते हैं। चूंकि वह नजरिया, वह फलसफा, वह प्रश्न, जिससे यह फर्क किया जाता है जुबां के साथ वह वहां नहीं था, कम था। इसीलिए आपसे यह उम्मीद थी कि जो रिकमण्डेशन है एक्सपर्ट कमेटी की, उन रिकमंडेशन में मैं नहीं जा रहा, आपके पास भी है, उन रिकमण्डेशन्स पर आप थोड़ा ध्यान देंगे। यह अच्छा है, शुरुआत के लिए अभी ठीक है। बहुत देर हो गया। आप शुरू कीजिए, लेकिन उनकी रिकमण्डेशन जो हैं, उनको थोड़ा लागू करने की कोशिश कीजिए ताकि सही माने में नेशनल यूनिवर्सिटी बने, एक और कामन यूनिवर्सिटी न बन जाए बल्कि जो इसका मकसद है वह पूरा हो।

मैडम, उर्दू पापुलेशन आज पूरे मुल्क में स्केटर्ड है। महिलाएं घर से निकलती नहीं है। उनको निकलने नहीं दिया जाता, लेकिन हायर एजुकेशन में वह आना चाहती हैं। तो जैसे इन्दिरा गांधी नेशनल ओपेन यूनिवर्सिटी है या ओपेन स्कूल सिस्टम है, उसको यहां भी थोड़ा इस्तेमाल करना चाहिए। चूंकि यह तमिल, तेलुगू या बांगला जुबां जैसा नहीं है कि किसी एक स्टेट में कनसनट्रेटेड है, किसी एक डिस्ट्रिक्ट में कंसनट्रेटेड है बल्कि यह हर पाकेट में आपको मिलेगी, हर सब-डिवीजन में आपको मिलेगी, इसके बोलने वाले मिलेंगे। इसलिए आवासिक, रेजिडेन्सियल कैम्पस में इसको नहीं रखा जा सकता। यहां तक जो उर्दू बोलने वाले हैं, वह आर्टिजन हैं, वह स्किलड लेबरर हैं, अपने अपने प्रोफेशन में जुड़े हुए हैं। उनको हम एजुकेशन देना चाहते हैं। अपग्रेडेशन आफ द स्कीम में जो मोडर्न डवलपमेंट हैं, उसके साथ उनका दरवाजा खोल देंगे, उसके साथ उनका तालुकात कर देंगे तो यह यूनिवर्सिटी के माध्यम से थोड़ा ओपेन स्कूल सिस्टम हो, थोड़ा लिबरल किस्म का सेलेबस हो और जो मोडर्न सब्जेक्ट है, जो मोडर्न साइंस है उसको यूनिवर्सिटी में ज्यादा से ज्यादा तवज्जुह दी जाए। अगर उर्दू के जरिए यह दिया जाता है तो वह दरवाजा खुल जाता है, लैंगुवेज जो व्हीकल्स है वह सही मायनों में इस्तेमाल किया जा सकता है। मैं इस विधेयक का ताइद करता हूं, लेकिन रिकमण्डेशन्स आफ द एच०आर०डी० कमेटी एण्ड एक्सपर्ट कमेटी, उस पर आप तवज्जुह देंगे, इस गुजारिश के साथ शुक्रिया।

डा० शेरी मुहम्मद सलीम (पश्चिमी बंगाल): मैडम वाइस चेयरपर्सन-मेरी पार्टी की तरफ से मैडम चन्द्रकला पांडे ने इस बहस में हिस्सा लिया था लेकिन मौलाना आजाद उर्दू यूनिवर्सिटी (अमेंडमेंट) एण्ड वैलिडेशन बिल के बारे में यह चर्चा हो रही है। मैं समझता हूं कि मैं भी दो-चार बातें आपकी इजाजत से यहां बोल सकता हूं। अभी मैं अपने दोस्त साथी की बात को सुन रहा था। तो दरअसल पहली गलतफहमी यह है कि उर्दू के साथ मजहब "बेगेज एसोसिएट" और बहुत सी चीजों को जोड़ दिया गया। मैं तो समझता हूं कि दुनिया के इस हिस्से में सब से ज्यादा बदनसीबी अगर किसी के साथ हुई है। पूरे कांटीनेंट में हुई है। तो वह उर्दू जबान है। और अभी उर्दू यूनिवर्सिटी के बारे में जो दो-तीन मंत्री महोदय ने कहे हैं। इस से सब नाइंसाफी खत्म हो जाएगी। बदनसीबी खत्म हो जाएगी। ऐसी उम्मीद हमें तो नहीं है। लेकिन यह मामला बहुत लम्बे से चल रहा है कि एक यूनिवर्सिटी होना चाहिए। मैं इसी मुद्दे पर अपना समर्थन करता हूं जब तमाम हिन्दुस्तानी जबान के अलावा अंग्रेजी के अलावा हायर एजुकेशन के बारे में तालीम हो यह बात आई तो उर्दू पहली जबान थी जिसमें साइंस मेडिकल साइंस या इंजीनियरिंग और दूसरे बाकी तमाम विषय हैं। वह उर्दू में पढ़ाए जाते हैं। मैडम। मैं कलकत्ता से आता हूं और हिन्दुस्तान का पहला मेडिकल

میں الجبرا کی جو ٹرمینالوجی ہے وہ کہتے کہ ہندوستانی زبان کے اندر الجبرا صرف اردو زبان کے اندر ہی سکھایا گیا۔ اور عثمانیہ یونیورسٹی میں ٹرانسلیٹ کیا گیا تھا۔ لیکن آج یہ شبد یہ سب ٹرمینالوجی اور یہ سب الفاظ ہم بھولتے جا رہے ہیں۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ ۱۹۵۰ کے بعد سے وہ سب بھلا دیا گیا ہے۔ میڈم۔ ابھی ہندوستان کی ۱۸۵ یونیورسٹیز میں اردو زبان پڑھائی جاتی ہے۔ اور "لینگویج از اے ویپن کل آف نو لیج"۔ لیکن یہ بات اردو کے لئے نہیں ہے۔ کیونکہ اردو پڑھائی جاتی ہے تو لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ اچ شکشا صرف اردو زبان والوں کیلئے ہے۔ میڈم۔ اردو میں غزل لکھنا ہو۔ شاعری کرنا ہو۔ افسانہ لکھنا ہو۔ یا اردو نیوز پیپرس میں صحافی کا کام کرنا ہو تو اردو آنرس پڑھے۔ یا اردو میں ایم۔ اے پڑھے ویلکمی کو رکھا جاتا ہے۔ لیکن اردو کے ذریعے جو ماڈرن سائنس ہے۔ جو ووکیشنل نالج ہے۔ اور گیان کے چھیتر میں جو ٹرمینالوجی ڈیولپمینٹ ہے۔ اسکا دروازہ کھلنا چاہئے یا نہیں۔ آج اردو بھاشی لوگوں کی یہی بدنصیبی ہے۔

میڈم۔ آپ اچھی طرح سے سمجھتی ہیں۔ کہ اردو زبان کے لوگوں کی سب سے زیادہ کالج جو کلکتہ میں ہے۔ اس میں ۲ پارٹ فرام انگلش جس ہندوستانی زبان میں میڈیکل سائنس پڑھائی گئی وہ بھی اردو۔ میڈم۔ میں گورو کے ساتھ کہتا ہوں کہ پھر کلکتہ سے۔ کراچی سے نہیں۔ کلکتہ سے جو پروفیسرس تھے۔ بک رائٹرس تھے۔ انکو آگرہ اور لاہور بھیجا گیا۔ کہ ٹیکسٹ بکس کو اردو میں ٹرانسلیٹ کیا جائے۔ اور پھر وہاں کے کالجوں میں بھی اردو میں پڑھایا جائے۔ تاکہ ہندوستانی۔ ہندوستانی زبان میں پڑھ سکیں اور پھر ایک یونیورسٹی بنے۔ اور یہ یونیورسٹی لیول تک چلے۔ میڈم یہ تو پچھلی صدی اٹھارہ سو پچاس سے معاملہ چل رہا تھا۔ اور عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد میں اس صدی کے شروعات سے ۱۹۵۰ تک آزادی کے پہلے سال تک تمام سبجیکٹس اردو میں پڑھائے جاتے تھے۔ ہمارے بہت سے پرانے سدسے جو گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن ہیں۔ یہاں سے پڑھکر نکلے اور آزادی کے میدان میں اور دوسرے نیشنل فیلڈ میں رہے۔

میڈم۔ ہمارے مہا مہم راشٹرپتی جی۔ جب اس ہاؤس کے چیئرمین تھے۔ جب بھی ایسی چرچا ہوتی تھی۔ تو وہ بھی لائبریری میں ہم سے اردو الفاظ کا ارتھ پوچھتے تھے۔ کہ اسکا مطلب کیا ہے بتاؤ۔ الجبرا۔ ٹیلنومیٹری

بولتے ہیں ھندی - بلکہ بنگلہ یا دوسری اور جو زبان ہے - تمل تیلگو آدی - کل میں وہاں تھا - جب بات چیت ہو رہی تھی ہمارے ادھیکش سے لئے ادھیکش کی - تو بیچ میں انگریزی میں کچھ لوگ انٹرپریٹ کرتے رہے تھے - یہی تو بدنصیبی ہوئی کیونکہ اگر سو سال پہلے اگر ایسا ہوتا ہماری کمیونٹی میں اس طرف دھیان جاتا تو وہ فارسی بولتے اور ہمارے لوگ فارسی میں سمجھتے یا پھر اردو میں - دونوں کا انٹرپریٹیشن ہو جاتا - یہ میٹر جو دوسرس جو پیچیس اور جو کامن پیوپل آف دس سب کانٹی نینٹ لئے بیچ کا جو برج تھا وہ حصہ تھا اردو - اسکو بعد میں ختم کر دیا گیا - اس برج کو توڑ دیا گیا - یا توڑنے کی کوشش کی گئی - اسکے لئے بہت ذمہ دار ہیں - جیسے کہ اس میں میں نہیں جا رہا ہوں - لیکن سوال یہ ہے جو مائنیئے منتری مہودے سے جاننا چاہتا ہوں کہ دوسرے تمام سینٹرل یونیورسٹی ہیں اس سے کہیں کسی صورت سے یہ یونیورسٹی کم تو نہیں ہو گی - یہ کسی صورت میں دوسری سینٹرل یونیورسٹی سے کم نہیں ہونا چاہیئے -

میڈم - ہمارے یہاں جے - این - یو ہے - جواہر لعل نہرو یونیورسٹی - علیگڑھ یونیورسٹی - تمام دوسری سینٹرل یونیورسٹیز میلاڈوں کی تعلیم کی ہے - ان کی شکشا کا معاملہ کیسے سلجھے گا - میں اردو کو ایک سبجیکٹ نہیں سمجھتا - کوئی بھی لینگویج صرف نہیں ہے ایک سبجیکٹ - ہم لینگویج اسلئے سیکھتے ہیں - کہ اس لینگویج کے ذریعے ہم اور کچھ بہت سیکھنا چاہتے ہیں - میڈم - یہاں ایک کمیٹی بنائی گئی تھی - ایک ایکسپرٹ کمیٹی بنی تھی - کہ اردو یونیورسٹی بنائی جائے ایسے دیکھنے سے تو کسی لینگویج کے ساتھ اگر کوئی یونیورسٹی جڑ جائے - تو اسے سمجھنے میں بڑی دقت ہوتی ہے - کہ ہم ھندی یونیورسٹی اودھے یک بھی لا رہے ہیں - لیکن ہمارے یہاں زبان کے ساتھ ایک تاریخ جڑ جاتی ہے - میڈم - دنیا کے کسی دوسرے حصے میں اتنے کامپلیکیشنس نہیں ہیں - لینگویج کے ساتھ لیکن اس سب کانٹی نینٹ میں یہ معاملہ سینسیٹیو ہے - بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ اردو بولتے ہی مسلمان کی بات آجاتی ہے -

میڈم - اس ملک میں جب اسلام آیا تو وہ اردو سے آیا اور جب مسلمان آئے تو پرشین لے آئے - تو لینگویج اسی طرح سے انٹریکٹنس سے بنتی ہے - ابھی ایران کی مجلس کے ادھیکش جی یہاں ہندوستان میں ہیں وہ فارسی بولتے ہیں - تو ہم

وہ سب نہیں ہی گی - ہم نے اسٹینڈنگ کمیٹی میں بھی چرچا کی تھی ہماری آپ سے یہی گزارش ہے -

"Please refer to the recommendations made by the expert Committee on the establishment of the Urdu University if necessary, make relevant amendments."

اسکو موڈی فائی کیجئے - وقت یہ ہے کہ حکومت بدلتی ہے - نظریہ بھی بدل جاتا ہے - لیکن ودھے یک جو ہے وہ وہی رہتا ہے - کیونکہ جو افسر لوگ بیٹھے ہیں - وہ وہی رہتے ہیں - منتری مہودے - ایچ - آر - ڈی - کمیٹی ہے - یہ اسٹینڈنگ کمیٹی جب اپنی رپورٹ بنا کر پارلیمنٹ میں لے آئی تو حکومت بدلنے کے بعد بھی جو کچھ پرانی رپورٹ اسٹینڈنگ کمیٹی آن ایچ - آر - ڈی - کی تھی انکو تھوڑا اوپر کرنا تھا - اور ایکسپرٹ کمیٹی کی رپورٹ کو بھی دیکھنا تھا - آپ بھی اردو کے چاہنے والے ہیں - آپ کرناٹک سے آئے ہیں اتر بھارت میں اور پشمی بھارت میں اردو کے ساتھ تھوڑا بھید بھاؤ ہو لیکن دکشن بھارت میں یا پوربی بھارت میں اتنا نہیں ہوا - اسے ہم گورو کے ساتھ دیکھتے ہیں - چونکہ وہ نظریہ - وہ فلسفہ - وہ پرشن - جس سے یہ فرق کیا جاتا ہے - زبان کے ساتھ وہ وہاں نہیں تھا - کم تھا - ہیں - جنکا اپنا ایک موڈل ایکٹ ہے - اسکا ایکسپیرینس آیا ہے - اسمیں کچھ سدھار کرکے - کچھ نیا بل لاکر آپ ایک بل لا سکتے تھے - جو کسی سے کم نہیں ہونا چاہئے ابھی رحمان صاحب کا ایک امنڈمنٹ ہے میں نے ان سے پوچھا کہ یہ امنڈمنٹ کہاں سے نکلا - کہتے ہیں کہ جے این - یو - کے ایکٹ میں یہ ہے - اگر جے - این - یو - میں ہے - ادھیکار کے بارے میں تو آپکو کیا دقت ہے - لانے میں - مولانا آزاد اردو اسٹریٹ بنتا تھا - اور جواہر لال نہرو سے انکا کوئی فرق نہیں کرتے ہیں - اور پھر جواہر لال نہرو و شودھالیہ اور مولانا آزاد و شودھالیہ میں ایسا فرق کیوں اسکو ذرا آپکو ٹھیک کرنا چاہئے -

میڈم - دوسری بات منتری مہودے سے ہم یہ گزارش کریں گے کہ ایکسپرٹ کمیٹی کی جو ریکمینڈیشن تھی بہت سے لوگوں سے ایویڈنس لیے گئے تھے اور ریکمینڈیشن بنی تھیں - جب اس بل میں ہم دیکھتے ہیں - تو پاتے ہیں کہ ایکسپرٹ کمیٹی کی ان سبھی ریکمینڈیشن کو مانا نہیں گیا ہے - جو مقصد جو اسٹرکچر اسکے بارے میں ایکسپرٹ کمیٹی نے بنایا تھا - اور اپنی رپورٹ ۱۹۹۳ میں دی تھی پچھلی حکومت کے دوران اس کی ریکمینڈیشن

جا سکتا یہاں تک جو اردو بولنے والے ہیں وہ آرٹیجن ہیں۔ وہ اسکلڈ لیبر ہیں۔ اپنے اپنے پروفیشن میں جڑے ہوئے ہیں۔ انکو ہم ایجوکیشن دینا چاہتے ہیں۔ اب اگر ریڈیشن آف دی اسکیم میں جو ماڈرن ڈیولپمنٹ ہے اسکے ساتھ انکا دروازہ کھول دینگے۔ اسکے ساتھ انکا تعلق کر دینگے۔ تو یہ یونیورسٹی کے مادھیم سے تھوڑا اوپن اسکول سسٹم ہو۔ تھوڑا ایپرل قسم کا سلیبس ہو اور جو ماڈرن سبجیکٹ ہیں۔ جو ماڈرن سائنس ہے۔ اسکو یونیورسٹی میں زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے۔ اگر اردو کے ذریعے یہ دیا جاتا ہے۔ تو وہ دروازہ کھل جاتا ہے۔ فینگو یہج جو ویہکلز ہے وہ صحیح معنوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ میں اس وجہ کی تائید کرتا ہوں۔ لیکن سلیکشن آف دی ایچ۔ آر۔ ڈی کمیٹی اینڈ ایکسپرٹس کمیٹی اس پر آپ توجہ دینگے۔ اس گزارش کے ساتھ شکریہ۔

SHRI SAIFULLA (Andhra Pradesh): Respected Vice-Chairman, I am very happy today that at last the Government of India has applied its mind and has made the proposal to establish the University in the name of Maulana Abul Kalam Azad who is known for his secular credentials during his time. Though the measure is late, the credit for it goes to

اسلئے آپ سے یہ امید تھی کہ جو ریکمینڈیشنس ہیں۔ ایکسپرٹ کمیٹی کی ان ریکمینڈیشنس میں میں نہیں جا رہا۔ آپ کے پاس بھی ہیں۔ ان ریکمینڈیشنس پر آپ تھوڑا دھیان دینگے یہ اچھا ہے شروعات کیلئے ابھی ٹھیک ہے۔ بہت دیر ہو گیا۔ آپ شروع کیجئے۔ لیکن انکی ریکمینڈیشنس جو ہیں انکو تھوڑا لاگو کرنے کی کوشش کیجئے۔ تاکہ صحیح معنی میں نیشنل یونیورسٹی بنے۔ ایک اور کامن یونیورسٹی نہ بن جائے۔ بلکہ جو اسکا مقصد ہے وہ پورا ہو۔

میڈم۔ اردو پاپولیشن آج پورے ملک میں اسکیٹرڈ ہے میہلا یکن گھر سے نکلتی نہیں ہیں۔ انکو نکلنے نہیں دیا جاتا لیکن ھائر ایجوکیشن میں وہ آنا چاہتی ہیں تو جیسے انڈرا گانڈھی اوپن یونیورسٹی ہے۔ یا اوپن اسکول سسٹم ہے۔ اسکو یہاں بھی تھوڑا استعمال کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ تمل۔ تیلگو یا بنگلہ زبان جیسا نہیں ہے۔ کہ کسی ایک اسٹیٹ میں کنسنٹریٹڈ ہے۔ کسی ایک ڈسٹرکٹ میں کنسنٹریٹڈ ہے بلکہ یہ ہر پاکٹ میں آپکو ملینگے۔ ہر سب ڈویژن میں آپکو ملینگے اسکے بولنے والے ملینگے۔ اسلئے آواسک ریزرویشنل کیٹیگریس میں اسکو نہیں رکھا

the present Government which has introduced this Bill.

On behalf of the Telugu Desam Party, I support it. I will just give a few suggestions.

Mr. Sikander Bakht yesterday said that it was not for the minority community but that it was for the Urdu-speaking people. I also concur with him. I also agree with him that Urdu is not spoken only by the Muslims. In Hyderabad, most of the Hindus, Brahmins and others, speak Urdu. They write Urdu better than the Muslims. So, Urdu is not a language of the Muslims only. Urdu is the language of all the people of India. The nation that Urdu belongs to the minorities only is absolutely wrong. The Urdu-speaking Hindus will also be very happy on the introduction of this Bill.

Yesterday some hon. Member said that there should be 33 per cent reservation for ladies. All these things can be made afterwards through an amendment. When the Bill is being introduced for the first time, this obstacle cannot be brought in. After all, we can make an amendment with regard to reservation. The people of Andhra Pradesh and the Urdu-speaking people are very happy that this University is going to be established at Hyderabad. In fact, Hyderabad is very well known for Urdu. Mr. Chandrababu Naidu, the present Chief Minister has considered Urdu as the second language for five to six districts in Andhra Pradesh. So, it is a good thing that the University is being proposed to be set up in Hyderabad, a place where Urdu is respected.

My learned friend, Mr. Rahman Khan has proposed an amendment. With all respect to Mr. Rahman Khan, I just say that giving power to the Court does not look nice. How can we give the legislative power to the judiciary? After all, we make some law. We can give due powers to the General Body. We can change the Memorandum of Association. We can change the Articles of Association. After all, if there is an ambiguity in law or if there is a doubt in law, naturally people will seek redressal from the judiciary, and the judiciary will give its judgement. So, giving powers to the Court does not look nice. We are here. We are the legislators. If there is any ambiguity, if there is any lacuna, we can ourselves make amendments. We can give all the powers to the General Body itself to make amendments.

Madam, thank you for giving me this opportunity to speak on this occasion, especially when the Government is naming the University after Maulana Abul Kalam Azad. I thank the Government for introducing this Bill. I support.

Thank you, Madam.

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): Would anybody else like to speak? I don't think.

Mr. Minister.

THE MINISTER OF HUMAN RESOURCE DEVELOPMENT (SHRI S.R. BOMMAI): Madam Vice-Chairman, I am extremely happy that all the Members who have participated in the debate have welcomed the Bill, supported the Bill, and they have made some constructive suggestions.

First, I would like to clarify the doubts which the hon. Members have expressed in the form of suggestions.

The Leader of the Opposition, Sikander Bakhtji, was very emotional. He spoke very vehemently about Maulana Azad. Madam, I associate with all the sentiments he has expressed.

He was a great genius patriotic and scholarly leader, who stood for the principle of secularism and contributed more than anybody else in the country and he later on became the first Education Minister of free India. We are naming university after this great leader of the country. Therefore, we take care that this university at least embodies his life's mission in its running.

My friend, Shri K. Rahman Khan, has brought an amendment saying that the diplomas and degrees awarded by this university will be made equivalent to the degrees and diplomas of other universities. I must say when they a university is established under the law, its degrees and diplomas are equivalent. There is no special law for it. All universities, whether Central or State, when are established under the law of the land and when they award degrees, they are recognised by law. Automatically they are equal and the same value is attached to them. Therefore, that amendment is not necessary. I hope my friend will understand this.

There was a very good suggestion that this university should be different in some form other Central universities. In fact, it is a combination of provisions of Central universities as well as the Indira Gandhi Open University. By that I mean this university will have colleges and classes within the university campus itself. Simultaneously it will be providing distance education to students from any quarter of the country. One can appear in its examinations from anywhere and get a degree from it. Therefore, the jurisdiction of this university extends to the entire country. One should understand that this is a combination of both the ideas. The necessity for it is more in the South, as my friend has put it. In Andhra Pradesh, in Karnataka and in Maharashtra, there are more primary and secondary open schools than there are in U.P. or in Bihar. The question before the students who pass the SSLC examination in Hyderabad is which college and which university they should go to for higher education. The most ideal and readymade place for it is the Osmania University, wherein all subjects, including medicine and law, are taught in Urdu. It was purely an Urdu university. It is from that university that in most of the fields Urdu has developed. Not only that the Chief Minister of Andhra Pradesh was kind enough to offer about 300 acres of land free of cost and other facilities to the university. This was the main reason why we thought of establishing this university at Hyderabad.

Some Members talked of the term "conventional" and Open universities have been recognised universally. A conventional university offers teaching in class-rooms, while an open university offers education to students outside class-rooms in thier respective locations. But this university would have features of both. This is an additional consideration. It would have both these facilities.

A suggestion was made that there should be affiliation of colleges to this university. This is not possible physically because each university's jurisdiction has been defined. There would be a conflict of interests. There would be legal complications. In this Bill we are saying that there would be classes in the university itself at Hyderabad as well as by correspondence and anybody from any part of India can take any course and study and obtain a degree.

SHRI H. HANUMANTHAPPA: If there is an exclusive Urdu college can it not be affiliated to the Maulana Azad National Urdu University?

SHRI S. R. BOMMAI: They would have centres. If there is an Urdu college, it might, have been affiliated to some university already.

SHRI K. RAHMAN KHAN (Karnataka): What Mr. Hanumanthappa is saying is that this university would impart even technical education. Suppose, in a State, somebody wants to establish an Urdu college for technical education where there are prominently Urdu-speaking people.

The existing universities may not give affiliation because they do not have the syllabus. If this proposed Urdu university gives affiliation to such colleges, then, it would greatly help them and it would not create any problems. There were similar instances.

SHRI S. R. BOMMAI: So far as my knowledge goes, there are no such instances. If somebody wants to establish an Urdu college, then, the university can consider establishing them.

SHRI H. HANUMANTHAPPA (Karnataka): The present Bill can provide it. It can take care of the contingencies which arise.

SHRI S. R. BOMMAI: Without anybody demanding for it, how can it be done?

SHRI H. HANUMANTHAPPA: Demand starts only after this university has been established

SHRI S. R. BOMMAI: The university's body would be there. When such an application comes, they would take a decision.

So far as the recommendations of an expert committee are concerned, most of them have been accepted by us except this affiliation. This affiliation was not accepted because of the legal complications.

The hon. Member, Shri K. Rahman Khan wanted to know about the constitution of the court, the term of the office members, the salaries as prescribed by the statute. He wanted to know more details. I think only in respect of the Aligarh Muslim University some details are there. Why we haven't given all the details is the various bodies would come into existence. It would be identical to an Act of a Central University. When different bodies are formed, they would frame statutes, ordinances and necessary rules as required by the said university. Therefore, we are not imposing restrictions. We are giving them more powers. When they come into existence, we will contemplate what is necessary.

Another question was put about the medium of instruction. I would like to refer to clause 4 dealing with the objects of the university. It says, "The objects of the University shall be to promote and develop Urdu language; to impart education and training in vocational and technical subjects through the medium of Urdu; to provide wider access to people desirous of pursuing programmes of higher educaiton and training in Urdu medium through teaching on the campus as well as at a distance and to provide focus on women edueation". It is clearly indicated that the medium of instruction will be Urdu, at the same time, in the acts in respect of other universities, a provision has been made for a course to learn English or French also. The medium of instruction will remain Urdu. But studying other languages may be necessary in some cases. And in every university, such provisions are there. That provision can be made by this Unviersity also.

Madam, when a reference is made to 'minority language'--I explained it yesterday also--the reference is to the linguistic minority and not to the minority based on religion. Both Hindus and Muslims speak Urdu. Infact, Urdu is a language born in India. As referred to earlier, when Islam came to India, Persian, the Turkey language, came. But if we study the history of Urdu, Amir Khusro a scholar from Kashmir, came to Delhi. Here, the local language that was spoken in Delhi and roundabouts was then called *Khari boli*. It is spoken in Haryana even today.

The Vice-Chairman (MISS SAROJ KHAPARDE): It is not *Khari boli*, but *khadi boli*.

SHR S.R. BOMMAI: It is a mixture. It has its origin in Indian languages. The origin is India, Hindustani. I am, proud to say that I come from a town, Hubli-Dharwar, of Hindustani musicians. Gengubai Hangal is my neighbour. Mallikarjun Mansoor is no more. Bhimsen Joshi comes from this very city. Then there is Basavraj Rajguru. All these great Hindustani mucisians are from my town. And there are Urdu schools almost in every taluk in Karnataka, in big villages. Similarly, we have in Maharashtra and Andhra while, I am sorry to say, there are no

schools in Uttar Pradesh or Bihar where Urdu is spoken largely. That is a fact. I am only mentioning... *(Interruptions)*.

SHRI MD. SALIM (West Bengal) Including Delhi. In Delhi schools, Urdu teachers are not being appointed now. *(Interruption)*.

SHRI TRILOKI NATH CHATURVEDI: (Uttar Pradesh) There are more Urdu teachers in U.P. than students themselves. That is the trouble.

SHRI S.R. BOMMAI: I was trying to justify why we have the university at Hyderabad. There was a mention of the recommendations of the Department-related Standing Committee. We have looked into these recommendatios. Those are matters which can be taken into consideration and neceesary changes can be made in the statute by way of an Ordinance when the University comes into existence and when the bodies are constituted. I do not want to add anything more. I would only say that it has already been delayed and I would assure the Members that the University will be established at Hyderabad as early as possible. A provision of Rs. six crores has already been made. I have stated this fact in the Bill itself, and if necessary, more money will be given and the university will be established at Hyderabad to the satisfaction not only of the Members of Parliament but also to the satisfaction of the Urdu-speaking people. *(Interruptions)*

SHRI TRILOKI NATH CHATURVEDI: It should not be to the satisfaction of the Urdu-speaking people but to the satisfaction of the Urdu-loving people. All of us are lovers of Urdu.

SHRI S.R. BOMMAI: All right. Lastly, I would say that the Urdu language is a combination of two religions or coming together of two religions — Islam and Hinduism — and it is of Indian origin. It is a secular language in my view because no religious scripts are in Urdu. It is a secular language. It is the language of the people and not of Gods. Therefore, I am proud to move this Bill and I hope it will be passed unanimously.

SHRI SOLIPETA RAMACHANDRA REDDY: (Andhra Pradesh) I would like to submit one thing.

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): I think you spoke yesterday.

SHRI SOLIPETA RAMACHANDRA REDDY: I am not speaking. I just want to have one clarification. *(Interruptions)* I have requested for deletion of sub-clause (c) of Clause 27. It is quite contradicting. *(Interruptions)*

THE VICE-CHAIRMAN: (MISS SAROJ KHAPARDE): You see, I have got other Bills also. *(Interruptions)*

SHRI S.R. BOMMAI: I have already explained it. Does it relate to section 4? *(Interruptions)*

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): The question is:

> That the Bill to establish and incorporate a University at the national level mainly to promote and develop Urdu language and to impart vocational and technical education in Urdu medium through conventional teaching and distance education system and to provide for matters connected therewith or incidental thereto, be taken into consideration.

The motion was adopted.

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): We shall now take up Clause by clause consideration of the Bill.

Clauses 2 to 6 were added to the Bill.

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): Insertion of new Clause 6A. There is an amendment for insertion of new Clause 6A, No. 3, by

Shri K. Rahman Khan. *(Interruptions)* Let the hon. Member speak first.

NEW CLAUSE 6A

SHRI K. RAHMAN KHAN: Madam, I beg to move:

(3) "That at page 4, *after* line 26, the following new clause be *inserted*, namely:—

"6A. The degrees, diplomas and other academic distinctions granted to or conferred on persons by the University shall be recognised by the Central and the State Governments as are the corresponding degrees, diplomas and other academic distinctions granted by any other University incorporated under any other Act."

Madam Vice-Chairman, I have moved this Amendment for the insertion of new Clause 6A. The hon. Minister has said that this Bill has been framed according to the existing Central University Acts. In the Aligarh Muslim University Act, section 6(c) states as under in respect or recognition of degree.

"The degrees, diplomas and other academic distinctions granted to or conferred on persons by the University shall be recognised by the Central and the State Governments as are the corresponding degrees, diplomas and other academic distinctions granted by any other University incorporated under any other Act."

I have moved an amendment similar to a section which is existing in the Aligarh Muslim University Act, which is a Central Act. It is the Aligarh Muslim University act which I have read just now. I have only moved an amendment for the insertion of a similar clause by way of clause 6A, that is, the degrees, diplomas and other academic distinctions granted to or conferred on persons by the University shall be recognised by the Central and the State Governments as are the corresponding degrees, diplomas and other academic distinctions granted by any other University incorporated under any other Act. This is a normal clause. This is already there in the Aligarh Muslim University Act. It will further strengthen this University. I request the hon. Minister that in the fitness of things this amendment may kindly be accepted. *(Interruptions)*

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): Let the Minister speak.

SHRI S.R. BOMMAI: Let me explain to my friend. In no other University Act is there such a provison. *(Interruptions)*...

SHRI RAHMAN KHAN: I am reading the Aligarh Muslim University Act. *(Interruptions)*...

SHRI S.R. BOMMAI: I will explain to you. Please hear me. *(Interruptions)*... Why do you go by the Aligarh University? There is the JNU, the Delhi University, the Banaras Hindu University, etc. All these Central Universities are there. When a university is established according to law it is legally recognised. No special provision is necessary. I don't know why they had introduced it in the Aligarh Muslim University Act. In no other University Act is there such a provision. *(Interruptions)*...

SHRI RAHMAN KHAN: Madam, my point is this. When it is there in the Aligarh Muslim University Act, what is wrong in introducing it here? *(Interruptions)*...

SHRI S.R. BOMMAI: I may think of deleting it. *(Interruptions)*...

SHRI RAHMAN KHAN: That is a different question. *(Interruptions)*...

SHRI S.R. BOMMAI: In no other University Act is there such a provision. It is automatically recognised and it is legal and valid. *(Interruptions)*...

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): Mr. Minister, you have said what you wanted to say. Let me ask the hon. Member whether he would like to withdraw the amendment.

SHRI S.R. BOMMAI: I would only request him to withdraw the amendment.

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): Mr. Rahman Khan, would you like to withdraw the amendment?

SHRI RAHMAN KHAN: This is an Urdu University. I have moved the amendment with a view to strengthening this University. Since the hon. Minister has given an assurance I withdraw my amendment.

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): Has he got the permission of the House to withdraw the amendment?

HON. MEMBERS: Yes.

The amendment (No.3) was, by leave, withdrawn.

Clauses 7 to 18 were added to the Bill.

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): There is one amendment (No. 4) by Shri Rahman Khan.

SHRI K. RAHMAN KHAN: Madam, I beg to move—

4. That at page 7, *for* lines 8—15, the following be *substituted*, namely:—

"(2) The court shall be the supreme governing body of the University and shall exercise the powers of the University, not otherwise provided for by this Act, the statutes, the Ordinances and the Regulations and it shall have power to review the acts of the Executive and the Academic Councils (save where such councils have acted in accordance with powers conferred on them under this Act, the Statutes or the Ordinances).

(3) Subject to the provisions of this Act, the Court shall exercise the following powers and perform the following duties, namely:—

(a) to make Statutes and to amend or repeat the same;

(b) to consider Ordinances;

(c) to consider and pass resolutions on the annual report, the annual accounts and financial estimates;

(d) to elect such persons to serve on the authorities of the University and to appoint such officers as may be prescribed by this Act or the Statutes;

(e) to review from time to time the broad policies and programmes of the University and to suggest measures for the improvement and development of the university;

(f) to advise the visitor in respect of any matter which may be referred to it for advice; and

(g) to exercise such other power and perform such other duties as may be conferred or imposed upon it by this Act or the Statues"

उपसभाध्यक्ष (कुमारी सरोज खापर्डे): रहमान खान साहब, आप पूरा अमेंडमेंट पढ़ने के बजाय आपका अमेंडमेंट क्या है, वह सदन को बताएं तो ज्यादा अच्छा होगा।

श्री के० रहमान खान: अच्छा मैं बता देता हूं।

I am referring to clause 19 of the Bill. The powers of the Court have not been defined here. Clause 19 says, "The constitution of the Court and the term of office of its members shall be prescribed by the Statutes".

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): Mr. Minister, would you like to react to it?

SHRI K. RAHMAN KHAN: Madam, a similar provision is there in the JNU and the Aligarh Muslim University. When a similar provision is there in the two Central universities, why such a provision has not been provided in this university?

SHRI S.R. BOMMAI: My friend, Shri Rahman Khan, should understand one thing. The Aligarh Muslim University came into existence before the UGC Act was passed. The UGC Act specifically

refers to the powers of universities, syndicates, senate and passing of statutes and ordinances. Therefore, we have to make a distinction between the universities which came into existence before the UGC Act was passed and the universities which came into existence after the UGC Act. The situation has changed after the UGC Act. We have not made a detailed statement here because we want to give more powers to the bodies which would come into existence. The university might need certain changes. Executive bodies are there. Ordinances and statutes would be passed. Powers have been given to the executives. They would define the details ....*(Interruptions)*....

SHRI K. RAHMAN KHAN: Who makes statutes? ....*(Interruptions)*....

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): Mr. Khan, are you moving this amendment?

SHRI K. RAHMAN KHAN: Madam, I have already moved it. ....*(Interruptions)*....

SHRI S.R. BOMMAI: Madam, I request him to withdraw his amendment. ....*(Interruptions)*....

SHRI K. RAHMAN KHAN: Madam, I am seeking a clarification. The JNU and the Aligarh Muslim University are having a similar provision.

SHRI S.R. BOMMAI: Those universities were established before the UGC Act was passed. ....*(Interruptions)*....

SHRI H. HANUMANTHAPPA: Many universities are quoting the directions of the UGC. ....*(Interruptions)*....

SHRI K. RAHMAN KHAN: I would like to know ....*(Interruptions)*.... Madam, there is a lacuna in this Bill. ....*(Interruptions)*.... Unless the UGC Act ....*(Interruptions)*....

उपसभाध्यक्ष (कुमारी सरोज खापर्डे): रहमान खान साहब, आप अपना अमेंडमेंट विदड्रा कर रहे हैं या मूव कर रहे हैं?

SHRI K. RAHMAN KHAN: I have moved the amendment. ....*(Interruptions)*....

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): Let the Minister react to it. ....*(Interruptions)*....

SHRI S.R. BOMMAI: Kindly refer to Statute ....*(Interruptions)*....

SHRI TRILOKI NATH CHATURVEDI: Madam, the hon. Minister should take note of the sentiments expressed by the hon. Member. He should assure the hon. Member that what is desired would really be covered by the UGC Act. That is what the hon. Member wants. ....*(Interruptions)*....

SHRI S.R. BOMMAI: Such a provision is there ....*(Interruptions)*....

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): Just a minute. It is there on page 18. I will read it.

"Ten members of the Court shall form a quorum for a meeting of the Executive Council."

Provision has been made for this ....*(Interruptions)*....

SHRI K. RAHMAN KHAN: What are the powers of the court? The powers of the Court have been defined in the case of Jawaharlal Nehru University and the Aligary Muslim University.

SHRI S.R. BOMMAI: We have not mentioned it in detail because we wanted to give more powers to the executive.

SHRI K. RAHMAN KHAN: How can that be done?

SHRI S.R. BOMMAI: Please listen to me. It may be different in the case of different universities. The necessary powers will be given to the executive. Whatever you have said will be kept in mind while giving powers to the Court ....*(Interruptions)*....

SHRI VAYALAR RAVI: I am on a point of order. These two amendments had been moved in advance by the hon.

Member, Shri Ramhan Khan. The Minister is expected to reply to the points that have been raised. Unfortunately, we could not understand the reply that the Minister has given. The point raised by Mr. Khan is very valid. The power of the Court is different from the power of the Executive Council. The amendment had been moved in advance. The Minister should have come prepared with his reply. It was not an extempore amendment. we have not understood the reply given by the hon. Minister. I believe that Mr. Khan is correct. The powers of the Court have to be defined. This has been done in the case of Jawaharlal Nehru University and the Aligarh Muslim University. Now the Minister is talking about the University Grants Commission which has no relevance here. ...*(Interruptions)*...

SHRI S.R. BOMMAI: I am sorry. Shri Vayalar Ravi has not heard me properly. Clause 19 says.

> "The constitution of the Court and the term of office of its members shall be prescribed by the Statutes."

The provision is there ...*(Interruptions)*...

SHRI K. RAHMAN KHAN: This is not there. ...*(Interruptions)*...

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): Mr. Minister, why don't you mention the clause where this has been mentioned. I think it is clause 19.

SHRI K. RAHMAN KHAN: The definition of the Executive Council has been given as: "'Executive Council' means the Executive Council of the University."

SHRI S.R. BOMMAI: Please let me read it:

> "Subject to the provisions of this Act, the Court shall have the following powers and functions, namely:—
>
> (a) to review, from time to time, the broad policies and programmes of the University and to suggest measures for the improvement and development of the University;
>
> (b) to advise the Visitor in respect of any matter which may be referred to it for advice; and
>
> (c) to perform such other functions as may be prescribed by the Statutes."

Everything is there.

SHRI K. RAHMAN KHAN: There is ambiguity. It has the power to review the policy ...*(Interruptions)*... No mention has been made as to who frams the statutes.

SHRI S.R. BOMMAI: Let me complete. Clauses 25 and 26 stipulate how statutes are to be framed. I request him to withdraw it in view of the assurance I have given and the provisons I have pointed out.

SHRI K. RAHMAN KHAN: If there is ambiguity, will you bring a further amendment to this Act, if necessary?

SHRI S.R. BOMMAI: Definitely we will bring.

SHRI K. RAHMAN KHAN: Madam, I withdraw the amendment.

The amendment (No. 4) was by leave, withdrawn.

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): The question is, that clause 19 stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Clause 19 was added to the Bill.

Clauses 20 to 43 and the Schedule were added to the Bill.

Clause 1: Short title and commencement

SHRI S.R. BOMMAI: Madam, I move:

> "That at page 1, line 4, *for* the figure "1995" the figure "1996" be *substituted.*"

The question was put and the motion was adopted

Clause 1, as amended, was added to the

Bill.

The Enacting Formula and the Title were added to the Bill.

SHRI S.R. BOMMAI: Madam, I beg to move:

"That the Bill, as amended, be passed."

The question was proposed.

डा० जगन्नाथ मिश्र (बिहार) : महोदया, मैं मानव संसाधन मंत्री जी को और इस सरकार को इस ऐतिहासिक विधेयक के लिए बधाई देना चाहूंगा। यह विधेयक अनेक वर्षों से विचाराधीन था और पिछली सरकार ने 1995 में इस विधेयक को प्रस्तुत भी किया था, लेकिन वह पारित नहीं हो पाया था। वह अधूरा काम आज पूरा हो रहा है।

मैडम, इस की आवश्यकता इसलिए है कि इस देश के उर्दू भाषा भाषी और अल्पसंख्यक शिक्षा की मुख्य धारा में शामिल नहीं हो पाए। आर्थिक सामाजिक स्तरों पर उन का उन्नयन नहीं हो पाया और बहुत दिनों से यह मांग की जा रही थी कि उर्दू की विशिष्टता को स्वीकार किया जाए जो कि इस देश की एक भाषा है। ...(व्यवधान)...

DR. BIPLAB DASGUPTA (West Bengal): Madam, what is going on?

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): In the third reading, a Member has the right to speak.

DR. JAGANNATH MISHRA: I have every right to speak.

मैडम, दो-तीन बातें हम मुख्य रूप से कहना चाहते हैं। इस देश में शिक्षा में, व्यवसाय में, सामाजिक जीवन में और तकनीकी शिक्षा में विशेषकर, अल्पसंख्यकों की हिस्सेदारी बन नहीं पाई है। इसलिए आजादी के पचास साल बाद भी इस देश के अल्पसंख्यकों में वह सहभागिता, साझेदारी हम स्थापित नहीं कर पाए हैं। इस विश्वविद्यालय से अपेक्षा है कि यह जो अधूरे काम रहे हैं, उसे पूरा किया जाएगा। हमारी मंत्री जी से दो अपेक्षाएं हैं। एक यह कि केवल विश्वविद्यालय से उनकी आवश्यकता की पूर्ति नहीं होगी, सरकारी सेवाओं में उनकी भरती उपयुक्त ढंग से नहीं हो पाती है क्योंकि उन्हें विशेष प्रकार की शिक्षा नहीं दी जाती है। इसलिए इस विश्वविद्यालय के माध्यम से देश की भिन्न स्तरों की प्रतियोगिता परीक्षाओं के लिए विशेष व्यवस्था होनी चाहिये नौजवानों के रोजगार के लिए, इस विश्वविद्यालय के माध्यम से उन्हें प्रतियोगिता परीक्षा के योग्य बनाया जाए। दूसरा तकनीकी सेवा में, तकनीकी शिक्षा में अल्पसंख्यकों का हिस्सा नहीं के बराबर है, इसलिए इस विश्वविद्यालय में ऐसी व्यवस्था होनी चाहिये ताकि उन्हें निश्चित रूप से तकनीकी शिक्षा दी जाए, व्यावसायिक शिक्षा दी जाए। ...(व्यवधान)...

श्री विष्णु कान्त शास्त्री (उत्तर प्रदेश): यह आप इसको उर्दू के साथ क्यों जोड़ रहे हैं? माननीय मंत्री जी ने भी उनको कहा कि सेकुलर है। जितने बोले, सब बोले ...(व्यवधान)...

उपसभाध्यक्ष (कुमारी सरोज खापर्डे): शास्त्री जी, मैंने आपको अनुमति नहीं दी बोलने की। आप कृपया बैठिए और मिश्र जी को बोलने दीजिएगा।

श्री विष्णु कान्त शास्त्री: आप गलत बोल रहे हैं, यह मैं कह रहा हूं। ...(व्यवधान)...

डा० जगन्नाथ मिश्र: मैडम, मैं केवल दो बात ही कहना चाहता हूं। मौलाना आजाद के नाम पर जो विश्वविद्यालय है, वह सेकुलर है, धर्म-निरपेक्ष है। मौलाना आजाद की छवि वही है, इसलिए अपने आप सारे देश में इससे सद्भावना फैलेगी। दूसरा उर्दू नाम इससे जुड़ा हुआ है और उर्दू भाषा-भाषी सभी धर्म के, सभी जाति के लोग हो सकते हैं, लेकिन उनमें अल्पसंख्यकों की तादाद ज्यादा है, इस सच्चाई को भी अस्वीकार नहीं किया जा सकता। इस बात को भी अस्वीकार नहीं किया जा सकता कि इस देश में अल्पसंख्यकों को हम शिक्षा में, तकनीकी शिक्षा में, रोजगार में वह हिस्सेदारी नहीं दे पाए हैं, जो हमने भारतीय संविधान के अंतर्गत उन्हें आश्वासन दिया था। इस विश्वविद्यालय की स्थापना से इस अधूरे काम को हम पूरा कर सकेंगे। भारतीय राष्ट्रीय कांग्रेस का जो संकल्प था, जो निर्णय था, जो वादा था, उसे यह सरकार पूरा कर रही है, इसलिए हम इन्हें धन्यवाद देना चाहेंगे। धन्यवाद।

THE VICE-CHAIRMAN (MISS SAROJ KHAPARDE): The question is:

"That the Bill, as amended, be passed."

The motion was adopted.